هو الغنی

إِنَّ فِي هَٰذَا لَذِكْرَىٰ لِمَن كَانَ لَهُ قَلْبٌ أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ

مسدس دربیان حالات غزوہ بدر و سراپائے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

خورشید بدر

۱۳۲۶ھ

تصنیف خورشید سپہر سخنوری جناب مولوی محمد نور الحسن صاحب نیر بی اے ال ال بی
وکیل مولف کلیات محسن بہ تحشیہ جناب مولوی محمد انوار الحسن صاحب بی اے
ال ال بی وکیل برادر خورد مصنف زیور طبع آراست

در مطبع عام مفید آگرہ باہتمام محمد قادر علیخان صوفی طبع شد

طبع اول (۵۰۰)

قیمت فی جلد ٨/
چار جلد کے خریدار سے قیمت نصف

۱۹۱۰ء

یا فتاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رباعی

یارب مجھے عشق رخ پیغمبر دے
کر نقش نگین دل پہ اللہ اللہ
نیر ذرہ ہے مہر انور کر دے
ہر نقش مین پھر نام محمد بھر دے

تصویر میرے دل مین کھنچی لامکان کی ہے
سبزہ کی ہر روش پہ ادا کہکشان کی ہے
پامال طبع پاک زمین آسمان کی ہے
اللہ اکبر آج یہ نیت کہان کی ہے

کسکا ہے جلوہ آنکھ مین کیون دل مین جوش ہے
نیر تم اور نعت نبی تم کو ہوش ہے

آئی ہے آج رات عجب آن بان سے
ظلمت کا نام مٹ گیا سارے جہان سے
مہ ہے جاو مین مہر درخشان کی شان سے
اوتری زمین پہ رحمت حق آسمان سے

مشتاق کو یہ شب ملی عزت تو دیکھئے
لیلی سے گھر مین قیس کے قسمت تو دیکھئے

یہ رات ہے کہ دیدۂ مازاغ کی ضیا
واللیل پر ہے سورۂ والفجر حاشیا
طوطی سواد طور کا یا بولتا ہوا
لکھا ہوا ہے یا شبِ معراج کا پتا
نازل زمین پہ قدرتِ پروردگار ہے
کیسی خزان یہان تو ہمیشہ بہار ہے

گلدستے حلقہ کرتے ہین یہ فیضِ عام ہے
آئینہ کشف کیلئے عالیمقام ہے
ذکرِ خفی کہ بادِ صبا خوشخرام ہے
نشہ سا چھا گیا ہے سبو ہے نہ جام ہے
پتون کا جھومنے سے عجب حال ہوگیا
کوئی تڑپ رہا ہے کوئی گر کے سوگیا

شجر یہ کے گلون کا یہ ادنی کمال ہے
سایہ مین باغِ قدس کے طوبی نہال ہے
ہر پھول اپنے رنگ مین شاہِ جمال ہے
لالے کا پھول رنگ مین لالون کا لال ہے
خورشید اس چمن کا اگر شب چراغ ہو
پھر کیا عجب جو عرش پر اوسکا دماغ ہو

سرو چمن نشکل علم سرفراز ہے
بلبل نیازمند گل بے نیاز ہے
مہندی[۱] کی ہر روش صفِ اہلِ نماز ہے
سنبل بشب عنبرِ گیسو دراز ہے
لالہ ہے سر بکف کہ جو موقع ذرا ملے
یہ بھی لہو لگا کے شہیدون مین جا ملے

قمری نے کیا اذان پڑھی مینار سرو پر
اوٹھی وضو کو موج لبِ جو بچشمِ تر
ہر شاخِ نخل بہرِ دعا ہے جھکائے سر
سبزہ نے جا نماز بچھا دی ادھر ادھر

[۱] عشا کے وقت لشکر اسلام بدر مین پہونچا تھا اسوجہ سے نماز کیطرف اشارہ کیا گیا ہے ۱۲

نازو نیاز کی وہ جماعت بپا ہوئی
بلبل کی کیون قضا ہو جو گل کی ادا ہوئی

اللہ آج دشت مین کسکا ظہور ہے
صدقہ ہو مہر بدر پہ چھایا وہ نور ہے
ذرّہ کی ہر چمک مین نہان برق طور ہے
یہ نور ہے کہ شان خدائے غفور ہے
آنکھین بچھائین بدر نے فرش زمین بنا
ہر گوشہ اوس زمین کا عرش برین بنا

باد[۹] صبا نے لیا لشکر کا جائزہ
ہے یہ رجز سپاہ ریاحین کی بر ملا
پھولون کو ہو رہی ہین نئی وردیان عطا
ہستی مٹائی جسنے اوسیکو ملی بقا
جو داغ کہائے اوسکو رضائے صمد ملے
لالہ شہید ہو تو حیات ابد ملے

ڈوبا[۱۰] ہوا ہے خون مین نیلوفر جری
چنپا کو ہے گلاب سے دعوائے ہمسری
دکہلا رہا ہے جوم کے شان سپہگری
آپس مین ہو نہ جائے کہین جنگ زرگری
نرگس طلایہ پہرتی ہے بیدار کیون نہو
نیند اوڑ گئی ہے آنکھون سے بیمار کیون نہو

برج[۱۱] اسد ہے بر سر پیکار کس لیے
ہے قوس سے کمان نمودار کس لیے
جوزا کمر سے باندہی ہے تلوار کس لیے
کیوان[۱۲] کی ٹوٹی جاتی ہے زنار کس لیے
عقرب کا نیش نیزۂ خارا شگن ہے کیون
مریخ کی زبان پہ بکش و بزن ہے کیون

۱۲ کیوان ہندوی فلک۔

کیا وجہ آج بدر کی راس آب و تاب کی
فکر رسا نقاب اولٹ دے حجاب کی
کیون چاندنی ہوئی ہے کرن آفتاب کی
آمد یہان ہے کس شہ عالیجناب کی

سرتاج کون بدر مین لشکر کے ساتھ ہے
اقبال ہمرکاب ظفر جسکے ہاتھ ہے

نعت و حُلیہ مبارک

محتاج اوسکو شوق مین حاجت روا کہین
پابند شرع یون تو حبیب خدا کہین
ہے گناہگار شفیع الورا کہین
وارفتگی یہ ہے تو خدا جانے کیا کہین

توحید مین شریک کوئی دوسرا نہین
لیکن خدا حبیب خدا سے جدا نہین

خلق عظیم لطف خدا شاہ دوسرا
فانوس و شمع و شعلۂ شمع خدا نما
نور حدوث ماہ قدم مہر کبریا
فخر رسل حبیب خدا شاہ انبیا

حسن بیان کو خاص شرف ہے قبول کا
آنکھون مین پھر رہا ہے سراپا رسول کا

قد جسکا معجزہ ہے بلندی میانہ ہے
رنگ سپید و سرخ پہ مائل زمانہ ہے
اسکی شبیہ کوئی نہوگا ہوا نہ ہے
ذکر جمال حضرت یوسف فسانہ ہے

سایہ کا راز کھل گیا اہل نظر پہ ہے
امت کا چتر بنگیا امت کے سر پہ ہے

اوس سر کا جسکے اوج سمایا خیال مین
میرا خیال بڑھ گیا حد سے کمال مین

وسعت کہان احاطۂ ماقیل وقال مین | فکر رسا کسی کی جولانے مثال مین

سجدہ اوسکا حق کو کچھ ایسا پسند تھا
دیکھا تو لاکھ سر مین وہی سر بلند تھا

گیسوے پاک[۱] ہین رخ انور سے جو بہم | واللیل ارد گرد ہے والفجر کے رقم
دہو کر مریض پی لے تو پھر دیکھیے کرم | کامل شفا نصیب ہو ہو لے غم و الم

دل دیکھتے ہی کاکل پیچان سنبھل گیا
نیّر کی مغفرت مین جو بل تھا نکل گیا

تصویر بے مثال ہے چہرہ حضور کا | نقشہ جما ہوا ہے یہان شمع طور کا
خیرہ نگاہ ہوتی ہے عالم ہے نور کا | کچھ نشہ چھا گیا ہے شراب طہور کا

آئینہ جمال الٰہی ہے روبرو
لا یمکن الثناء کما کان حقہ

شوق سجود مین نئے انداز کا ہے راز | سرتا بپا جبین ہے وہ محبوب بے نیاز
ابھری ہوی کشادہ جبین شہ حجاز | ابرو مین خم وہ ہے کہ مہ نو کو جس پہ ناز

مصحف چہرہ رخ کے ہے یہ ہلالین کی بہار
یا سطح جبین سے ہین دو چاند آشکار

پتلی سیاہ دور سے سپیدی مین لال لال | آنکھین بنی ہین امت مرحوم کی مثال
جیسے سیاہ کار کا دن کا پتلی مین ہے جمال | بیناؤن کا رنگ سپیدی مین ہے کمال

چھائی شفق ہے آنکھ مین خون شہید کی

۱ معجزہ گیسوے مبارک ہے ۱۲

اللہ کیا رسائی ہے مشتاق دید کی

حضرتؐ کی ہر نگاہ ہے بندون کی دلنواز
امت کے فرد فرد کو ہو کیون نہ اوسپہ ناز

ہمدرد بیکسون کی غریبون کی چارہ ساز
آنکھون مین رکھہ کے کر دیا عالم سے بے نیاز

عرش بریں گئی کبھی سوے زمین پھری
پھرتی رہی جہان مین ہمسے نہین پھری

پلکین دراز گوش مبارک ہین دل پسند
رخسار سے نرم نرم تو نازک ہین جوڑ بند

مظہر شعاع نور کی ہے بینی بلند
باتین ہین معجزہ تو دہن حق کی چند بند

تصویر خامشی مین ہے راز و نیاز کی
ہنسنے مین اک کلی ہے گل نیم باز کی

فاتحہ بسورۃ کی منادی زبان سے ہے
اللہ کا کلام ہی اوس کا بیان سے ہے

کتنا وسیع رحمت عالم کا خوان ہے
بندہ لسان غیب[۱۵] ہے حق تیری شان ہے

سحر حلال ہے کہین آیت شفا کی ہے
گویا زبان کا ہے کو رضی خدا کی ہے

دندان و لب کے عکس سے گوہر کا یہ وقار
ریش مبارک ایسی بھری اور پر بہار

دُرّ عدن کوئی تو کوئی لعل شاہوار
ہے جسکے بال بال پہ امت کی جان نثار

موزونی و تناسب اعضا کا روپ ہے
گرمی کی چاندنی ہے تو جاڑے کی دھوپ ہے

فوارہ نور کا ہے کہ گردن حضورؐ کی
ڈھالی ہوئی خدا کی صراحی بلور کی

سلہ[۱۵] لسان غیب خطاب حضرت حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے ۱۲

رنگت جھلک رہی ہے شراب طہور کی — کہلتی ہے دیکھنے سے حقیقت سرور کی

وحدت کا جام پیتے ہین چھلکتے نہین سُنا
عرفان کا مے پرست بہکتے نہین سُنا

۲۳ شانون پہ کیجئے تو زرا غور سے نگاہ — کھل جائے صاف راز حقیقت خدا گواہ
گردن اشارہ نفی کا ہے یعنی لا آلہ — اللہ دوش پاک کا طغرا ہے واہ واہ

ڈوبا خدا کے رنگ مین قد مصطفےٰ کا ہے
تصویر ہے رسول کی نقشہ خدا کا ہے

۲۴ پہنچا ہے سند تھی نیابت کیواسطے — درکار تھا سفینہ شہادت کیواسطے
خاتم بنی نگین رسالت کے واسطے — سر تاج کردیا ہے شفاعت کیواسطے

محمود کا مقام ہی اوس کا سریر ہے
شاہون کا شاہ اور خدا کا وزیر ہے

۲۵ سینہ کی شرح متن مین قرآن کے ہو کمال — ادہرا ہوا کشادہ ہے خوبی مین بیمثال
اوسمین بہرے ہین کوٹ کے اسرار ذوالجلال — امت کیواسطے جو ہوا شق پڑا ہے بال

اوس خط مین کس لئے نہ تجلی ہو طور کی
یہ بہی تو ایک موج ہے دریائے نور کی

ہموار سی شکم پہ لطافت نثار ہے — اور پشت پاک اوٹھائے نبوت کا بار ہے
پر زور بازوؤن سے نمایان وقار ہے — چوڑی کلائیون سے کُھلا اقتدار ہے

ہاتھون مین نقد رحمت رب جلیل ہے
بخشش نے فیض عام کی رکھی سبیل ہے

ہاتھون کی انگلیون مین وہ ماء الحیات ہے ۔ جس سے حدیبیہ مین بھی جاری فرات ہے
تشبیہ کا ہے قل ید بیضا جو بات ہے ۔ تنج آیت انکو کہئے تو ہان ایک بات ہے

دیکھو نصیب چاند کا کچھ کہہ کے سو گیا
انگلی ادہر ہلی کہ وہ دو ٹکڑے ہو گیا

قلب اوسکا رحمتی وسعت کا مقام تھا ۔ رب اور غیر رب کے ملانے کا سلسلہ
رحمت کی صاف راہ خدا جسکی انتہا ۔ ہے لامکان بھی جسکے لئے ایک مرحلہ

ایمان کی تو یہ ہے کہ وہ حق کی شان ہے
حق اوسمین جلوہ گر ہے وہ حق کا مکان ہے

دھنسنے لگا زمین مین جو قارون بدصفات ۔ رو کر ہوا کلیم سے وہ طالب نجات
موسیٰ نے جز خذیہ نہ کی اور کوئی بات ۔ ہوتے جو اس مقام پہ سرور کائنات

دکھلاتے وہ کرشمے دل دردمند سے
قارون کو بھی نجات ہی ملتی گزند سے

کہتے ہین جب ہوا تھا ہوا مورد عتاب ۔ کرنے لگا تضرع و زاری باضطراب
دریا کرم کا جوش مین آیا بیتاب ۔ فرمائی وہ دعا جو ہوئی دم مین مستجاب

دشمن سے بھی یہ حال تھا شان کریم کا
اب فرق کھل رہا ہے کلیم و رحیم کا

آنکھوں سے وہ لگا کے قدم مصطفیٰ کے ہین ۔ جو استناد نعلین صل علیٰ کے ہین
اللہ رے یہ شرف دو سرا کے ہین ۔ نقش قدم جسے ہوئے گھر مین خدا کے ہین

نعلین پاک تاج ہین انوار و نور کے

ف بمقام حدیبیہ آنحضرت کی انگلیون سے پانی جاری ہوا جس سے تمام لشکر سیراب ہو گیا شیر شتر مین معجزہ شق القمر کی طرف اشارہ ہے ف انتہا رحمتی وسعت کی شئی -

ف قارون اپنا چچازاد بھائی تھا اور حضرت موسیٰ کا منکر تھا کہا ارض خذیہ یا ارض خذیہ یہانتک کہ وہ زمین مین دھنس گیا ۱۲

مشتاق ہم نہیں ہیں[۵۱] اب کوہ طور کے

ہمراہ[۳۵] لیکے لشکر اسلام باصفا — وارد ہوا ہے بدر مین سردار انبیا
مقصد یہ ہے کہ مدینہ مین واقع نہو وغا — کفار سے جو ہو تو ہو باہم مقابلا

زیب قلم ہے جیش[۳۱۳] کا احوال مختصر
میدان کارزار کی پہر لیجئے[۵۲] خبر

صدیق[۳۶] باکمال رضا جو سے ذوالجلال — [۵۳] — دہرا شرف کہ باپ صحابی صحابی آل
جسکے کرم سے بندہ آزاد تہے بلال — راہ خدا مین وقف کیے دل ہی جان و مال

اتقی دیا خطاب شہ ذوالجلال نے
صدیق کردیا اوسے صدق مقال نے

فاروق[۳۷] رازدار و رفیق شہ انام — روح سیاست مدن وجوہر نظام
صبح بہار رونق ایران و مصر و شام — ہے کشور عراق کے سکّے مین جسکا نام

ہر بات اوسکی باب شرف مین قبول ہے
ایمان اوسکا نازدعائے[۵۴] رسول ہے

عثمان[۳۸] تاجدار غنی النفس الغنی — [۵۵] — یا سلسبیل رحمت حق ینبع سخا
ضرب المثل ہے جود مین وہ صاحب عطا — اوس سے زمین لیکے بڑہا خانۂ خدا

دوری ہوی مخل نہ شرف مین نہ قدر مین

[۵۱] خاکسار انوار الحسن و مولوی نورالحسن مصنف ۱۲ [۵۲] جیش کے عدد ۳۱۳ ہین اور لشکر اسلام کی تعداد بہی یہی تہی ۱۲
[۵۳] مشکوۃ شریف جلد رابع ترجمہ فارسی شاہ عبدالحق دہلوی صفحہ ۹۰۶ مطبوعہ کلکتہ مین عبارت ذیل لکہی ہے " ذوالجلال لقب ابوبکر ست چون تمام مال حضرت راہ خدا کرد و خرقہ پوشید۔ دیجاسے گلمہ ہا خلال لما خلا نیند " ۔ رضا جو سے ذوالجلال سے اشارہ ہی بقول حضرت صدیق اکبر یا رب انا عن ربی راض دوسرے شعر مین اشارہ ہی حدیث نفعنی مال احد قط ما نفعنی مال ابوبکر ۔ اتقی سے اشارہ ہی آیت سیجنبها الاتقی الذی یؤتی مالہ یتزکی کا [۵۴] اشارہ ہی دعائے آنحضرت صلعم کیطرف اللھم اعز الاسلام بعمرو بن ہشام (ابوجہل) او بعمر بن الخطاب
[۵۵] مشکوۃ شریف باب مناقب عثمان رضہ مین ہی کہ حضرت عثمان رضہ نے بیر رومہ کفار سے خرید کر کے مسلمانونکو وقف کردیا اور مسجد نبوی تنگ تہی اوسکو خرید کے اوسکا اضافہ کردیا حضرت عثمان حسب الحکم جناب سرور عالم کے شریک غزوہ بدر نہین ہوے تہے لیکن آپکا شمار اصحاب بدر مین کیا گیا ۱۲

حاضر تہا شمار ہوا اہل بدر مین

مشکلکشا علی ید بیضائے مصطفےٰ — ہارون مثال خضر طریقت شہ ہدا

شرح شریعت و در اسرار باصفا — جس سے سدا بہار ہے گلزار اولیا

فیض نبی سے فاتح خیبر خطاب ہے

جو بات ہے خدا کی قسم لاجواب ہے

لشکر کا ہر جوان ہے شجاعت مین منتخب — سینہ سپر کوئی کوئی سیف خدا لقب

ختم فمی بشوق مین مصروف ہے سب — کہیلتے تہے جان پر کہ ہو حاصل رضائے رب

حکم رسول پاک پہ ہمت کئے ہوئے

تلوارین ساتھ فرشتے لئے ہوئے

احسان کا طراز ادنہ ہوئے مہرو ماہ سے — سیکہے چلن نیاز کے سب گرد راہ سے

ہمت بلند اونکی غریبون کی آہ سے — دل سب کے لیگا ہے تہے فضل الٰہ سے

تہوڑی بہت سبہی کو تہی صحبت رسول کی

ہر ایک پنکہڑی تہا اوسی ایک پہول کی

کشتی پہ تہی شریعت اسلام کی سوار — بحر طریقت اونکے لئے راہ خوشگوار

پاتے تہے وحدت کو حقیقت ہوگئے پار — ہاتہ آتے تہے معرفت کے گہر ہائے آبدار

توحید باغ تہا تو وہ سب پہول تہے

خوشبو مین وہ مہک کہ فنافی الرسول تہے

چہرون پہ اونکے رعب جلالت یہ چہا رہا — دیکہے جو اونکو شیر تو زہرہ ہو آب آب

۵۱ اس بند مین تین حدیثون کی طرف اشارہ ہے (۱) انت اخی فی الدنیا والآخرۃ ۲. یا علی انت منی بمنزلہ ہارون من موسیٰ ۳. انا دار الحکمۃ و علی بابہا ۱۲ ۵۲ ختم فمی بشوق قرآن شریف کے ختم کا طریقہ ہے۔ فمی بشوق کا ہر حرف ایک منزل کا اشارہ ہے یعنی فاتحہ مائدہ یونس بنی اسرائیل شعرا والصافات ق یہ ختم اکثر صحابہ کا معمول تہا ۱۲

جرأت مین بے مثال شجاعت مین انتخاب		تعداد کی کمی سے نہین اونکو اضطراب

ہمت کا سیل رک نہین سکتا ہے بند سے
آزاد بھی رکا ہے کہین عقد و بند سے

بالجملہ[۵۱] غازیان مسافر ہوے مقیم	۵۱	اوس جا کہ جس کو عدوۃ دنیا کہے کریم
خوف خدا بشارت حق سے امید و بیم		پانی کی جو کمی ہوی دل ہو گئے دو نیم

ریتیل زمین عرب کی تھی پانی بھی دور تھا
اوسپر تکان راہ بدن چور چور تھا

پھیلی ہوی تھی چاندنی لیکن اوداس تھی	۵۲	پانی کی جستجو مین طبیعت ہراس تھی
تعداد غازیون کی جو نو سو پچاس تھی ۹۵۰		چہرے سے غازیون کے نمودار یاس تھی

ڈر تھا نہ بھاگ جائین وہ ہمت کو توڑ کے
پارہ نہ اوڑ سے چلے کہین آئینہ چھوڑ کے

رحمت نے آکے مژدہ فرحت سنا دیا		جھونکے وہ آئے نیند کے سب کو سلا دیا
دل مین جو اضطراب تھا اوسکو مٹا دیا		اور ماسوا خدا کے جو کچھ تھا بھلا دیا

نشہ ہے نیند کا کہین بڑھکر شراب سے
تسکین بیقرار کو ہوتی ہے خواب سے

دل خستہ ہو کے نیند کے انداز دیکھئے		کیفیت شراب خدا ساز دیکھئے
بیمار پر مسیح کا اعجاز دیکھئے		بیکس کا نامراد کا دمساز دیکھئے

درمان ہے خواب ہی تو دل دردمند کا
آسے تبھی اوسکے درد مٹا بند بند کا

[۵۱] اشارہ ہے آیت قرآن پاک کا اذ انتم بالعدوۃ الدنیا وہم بالعدوۃ القصوی یعنی جب تم قریب مدینہ کے اور کفار قریش دور

۴۸

بیدار خواب سے ہوئے ہمت کے جان نثار
آگے قدم بڑھانے سے تھا جرأت کا اظہار

کسل و تکان راہ کا باقی نہ تھا غبار
پانی کے قحط سے جو رہا تھا کچھ انتشار

ہوتے ہی صبح حق نے اوسے بھی مٹا دیا
جتنا وہ مانگتے تھے کچھ اوس سے سوا دیا

۴۹

ابر کرم نے آتے ہی سیراب کر دیا
اور تشنگی کو آگ پہ سیماب کر دیا

میدان کو رشک مخمل و کمخواب کر دیا
جو دھوپ سے تھی کڑی اوسے مہتاب کر دیا

ہے پاس حق کو رحمت عالم کے نام کا
صدقہ سب ہے یہ رسول علیہ السلام کا

۵۰

ڈہارس بندھی قدم بھی جمے غازیوں کے جب
آئی ابھی یہ دل سے نکل کر ثنائے رب

۵۱

تکبیر احد احد کی ہوئی آشنائے لب
کرنے لگے صفوں کو برابر شہ عرب

صف سے بڑھا سواد تو اوسکو سزا ملی
۵۲
خوش قسمتی سے عرش سے آہ رسا ملی

کی عرض یوں سواد نے اے رحمت کریم
حق کا کوئی شریک نہ تیرا کوئی سہیم

انصاف کا خدا نے بنایا تجھے قسیم
ہیں عدل و داد حصہ میں تیرے خدا علیم

۵۱ قال الله تعالیٰ اذ یغشیکم النعاس امنۃ منہ وینزل علیکم من السماء ماء لیطہرکم بہ ویذہب عنکم رجز الشیطان ولیربط علی قلوبکم ویثبت بہ الاقدام وہ وقت تہا کہ خدا اپنی طرف سے تمہاری تسکین خاطر کے لئے اونگھ تم پر طاری کر رہا تہا اور آسمان سے تم پر پانی برسا رہا تہا تاکہ اوسکے ذریعہ سے تمکو پاک کرے اور شیطانی گندگی کو تم سے دور کرے تاکہ تمہارے دلونکی ڈہارس بندہجائے اور اوسی پانی کے ذریعہ سے میدان جنگ میں تمہارے پاون جمائے رکھے ۱۲

۵۲ جب وقت آنحضرت صفین درست فرماتے تہے سواد بن غزیہ صف سے آگے نکلے تہے آنحضرت صلعم نے لکڑی اونکے سینہ پر ماری اور حکم برابر ہونے کا دیا سواد نے قصاص کی استدعا کی۔ یہ واقعہ سیرت ابن ہشام میں ہے ۱۲

ایذا ملی چہڑی سے جو مجہہ بیگناہ کو
ہے آرزو قصاص کی اس روسیاہ کو

۵۲ اللہ رے عدالت و انصاف کا علو
سرور دو جہان نے سُنی جب یہ آرزو
کرتہ اوٹہا کے کہول دیا صدر مشکبو
عرش خدا کو کر دیا سائل کے روبرو
فرمایا پہر اشارہ سے لے جلد انتقام
آغاز جنگ بدر کا کرنا ہے انصرام

۵۳ ذوق نگہ کو لذت دیدار مل گئی
سوتے ہوے کو دولت بیدار مل گئی
راہ نجات پہر گنہگار مل گئی
بندہ کرم ہے جسکا وہ سرکار مل گئی
بے اختیار سینہ کو وہ چومنے لگا
چھائی یہ بیخودی کہ وہین جہومنے لگا

۵۴ پوچھا گیا سبب تو دیا اوسنے یہ جواب
کیا دم کا آسرا کہ جو ہو صورت حباب
آئی دم اخیر نظر یہ رہ صواب
بوسہ سے جسم پاک کے ہو جاؤن فیضیاب
سچ پوچھیے تو فکر تہی جان و مال کی
ورنہ مری مجال تہی ایسے سوال کی

۵۵ جب کر چکے صفون کو برابر شہ انام
دیکھا تو کافرون کا زیادہ ہے ازدحام
بوجہل پیش پیش ہے سرگرم اہتمام
لخت جگر قریش کے حاضر ہین خاص و عام
لشکر پہ اپنے کفر کو حد درجہ ناز ہے
مغرور کو غرور مین کیا امتیاز ہے

۵۶ خودرائے و خود پسند و شقاوت شعار ہین
خود سر سیاہکار تبہ روزگار ہین
بزم نشاط و عیش مین سب میگسار ہین
گہوڑے پہ پا ہوا و ہوس کے سوار ہین

آنکھون مین چھا رہا ہے عجب طرح کا غبار
جو تین سو[٣١٣] ہین وہ نظر آتے[٥١] ہین دو ہزار

آمادہ جنگ پر ہین مگر ہمتین ہین پست
جس طرح دل شکستہ کرے کوئی بندوبست
افسردہ یا خمار مین ہو شب کامی پرست
چھائی ہوئی ہر ایک کی آنکھون مین ہی شکست
کیسی بہادری وہ سپاہی تھے نام کے
تلوارین کھینچتے تھے مگر روک تھام کے

کثرت عدو کی دیکھکے پیدا ہوا تعب
[٥٢] داخل ہوا عریش مین شاہنشہ عرب
مائل ہوا تضرع و زاری مین پیش رب
امت مین دل پڑا تھا دعا کے کھلے تھے لب
کیا جانیے اشارہ سے کیا کیا کہا سنا
لیکن زبان حال یہ کہتی تھی مدعا

اے خالق رحیم تو ہی کارساز ہے
بندہ نیازمند ہے تو بے نیاز ہے
ٹوٹے ہوے دلون کا تو ہی سوز و ساز ہے
تیرے نیازمند کو تجھ ہی پہ ناز ہے
ستر ہزار پردے ہین یونہو حجاب کے
چھپتا ہے کون بند کھلے ہین نقاب کے

دیکھی ہے جب سے کثرت اعدا ہراس ہے
چہرے سے سب نمازیون کے نمودار یاس ہے

[٥١] لشکر اسلام کی تعداد بقول روایت صحیح ٣١٣ تھی اور لشکر کفار قریش قریب ایک ہزار کے تھا قرآن شریف کی اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ کفار کو مسلمان اپنے سے دونے نظر پڑتے تھے
قد کان لکم آیۃ فی فئتین التقتا فئۃ تقاتل فی سبیل اللہ واخری کافرۃ یرونہم مثلیہم رای العین یعنی اون دو گروہون مین تمہارے سمجھنے کیلیے خدا کی قدرت کی بڑی نشانی ظاہر ہو چکی ہی (جو بدر کے مقام پر) ایک دوسرے سے گتھ گئے اونمین سے ایک گروہ راہ خدا مین لڑتا تھا دوسرا گروہ منکرون کا تھا جنکو آنکھون دیکھتے مسلمانونکا گروہ اپنے سے دوچند دکھائی دیرہا تھا ١٢

[٥٢] صحابہ نے آنحضرت صلعم کے واسطے ایک بلند مقام پر لکڑی کا سایہ دار مکان تیار کر دیا تھا اوسیکو عریش کہتے ہین ١٢

کیسے کہون کہ سہین سیہزم سے آس ہے ۵۱ تعیین وقت کی ہی گہڑی تیرے پاس ہے

صدمے نہ ہم سہین گے غم دل گداز کے
کس طرح ناز اوٹہاے کوئی بے نیاز کے

۶۱ ڈوبا خدا کی یاد مین سلطان انبیا
صورت مین یار غار کی حاضر ہوئی رجا
محویت اسقدر تہی گری دوش سے ردا
چادر اوٹہا کے پہر باادب کی یہ التجا

بس کیجئے حضور ظفر اپنے ہاتہ ہے
وعدہ خدا کا خواہش حضرت کے ساتہ ہے

۶۲ جب ارخصتی سلام کیا اضطراب نے
کچہہ کہدیا اشارہ سے حق کے جواب نے
دل کا غبار دہو دیا چشم پرآب نے
فرمایا یون جناب رسالتمآب نے

امداد غیب بہیجی ہے رب جلیل نے
چہرہ لکہایا غازیون مین جبرئیل نے

۶۳ پانی پہ چہیڑ چہاڑ کی جب ابتدا ہوئی
عتبہ و ولید و شیبہ کو حسرت سوا ہوئی
۵۲ اسود کی نذر تیغ قضا سے ادا ہوئی
ہل من مبارز کی صدا پر صدا ہوئی

انصار جان نثار جو نکلے ملا جواب

---

۵۱ یہ شعر ہی جزو بند سابق کا ہے۔ آنحضرتؐ کو فتح کے متعلق بشارت ہو چکی تہی کہ سیہزم الجمع و یولون الدبر قریب ہے کہ جماعت اہل مکہ ہزیمت کہائیگی اور پیٹہ پہیرے گی۔ آنحضرتؐ خدا تعالی کی شان بے نیازی سے ڈرتے تہے اور خوف یہ تہا کہ اگرچہ بشارت فتح اسطرح ہوئی ہے جس سے قیاس ہوتا ہے کہ غزوہ بدر کی فتح کا اشارہ ہے لیکن یہ تو خدا ہی کو علم ہے کہ جسوقت کا وعدہ کیا گیا ہے وہ بدر کی لڑائی ہے یا کوئی اور ۱۲

۵۲ لشکر اسلام نے ایک حوض مین پانی جمع کر لیا تہا اسود مخزومی کفار قریش سے یہ قسم کہا کر نکلا کہ یا تو حوض کو منہدم کر دونگا ورنہ اپنی جان دونگا۔ جب وہ اس ارادہ سے حوض کو خراب کرنے لگا سید نا حمزہ ابن عبد المطلب نے اوسکو قتل کیا۔ اس واقعہ کو دیکہکر عتبہ ولید و شیبہ سرداران قریش نے مبارز طلب کیا لشکر اسلام سے انصار اونکے مقابلہ کو نکلے لیکن سرداران قریش نے کہا کہ ہم پیشہ ہمسر ہونگے ان کو مقابلہ کیواسطے بلاتے ہین ۔ سیرت ابن ہشام۔

بھیجو ہمارے بھائیون کو جنگ مین شتاب

۴۴
نکلے وہ جو تھے گوہر مقصود گفتگو
شیر رسول و شیر خدا جل شانہ

جانباز جان نثار شہادت کی آبرو
اور حضرت عبیدہؓ خوش رنگ و مشکبو ۵۱

شیرون نے لحظہ بھر مین حریفون کو دی شکست
زخمی ہوا کوئی تو کیا اوسکا بندوبست

۴۵
عتبہ ولید و شیبہ کا تھا قتل دلخراش
گر کر عبیدہ ہوگئے تھے صاحب فراش

افسر جو یون مرین تو نہ کیون دل ہو پاش پاش
لیکن قریش کو وہ ہزیمت ملی تھی فاش

اکبار حملہ کردیا فوج شریر نے
تلوارین کھینچ لین نہ دیا کام تیر نے

۴۶
تلوار کافرون پہ چلی ایسی چال سے
چلنے مین تھی بڑھی ہوئی وہم و خیال سے

جوشن پہ بند تھی نہ وہ رکتی تھی ڈھال سے
دم لینے مین تھا کاٹ زیادہ ہلال سے ۵۲

سر کٹ رہے تھے وہ نہین چلتی نظر پڑی
تلوار کیا چمک نہ نکلتی نظر پڑی

۴۷
عکاشہ نے یہ عرض کی اے شان کردگار
ارشاد یہ ہوا کہ ہو غم سے سوگوار

تلوار میری ٹوٹی ہے ہنگام کارزار
میری چھڑی سے کر تو حریفون پہ اپنے وار

فیضِ نبیؐ سے قبضہ مین تاثیر آگئی

۵۱ حضرت علیؓ کو اسد اللہ اور حضرت حمزہؓ کو اسد رسول اللہ کا خطاب تھا ان دونون نے اپنے حریفون کو قتل کیا اور حضرت عبیدہؓ زخمی ہوے تو اونکو میدان سے اوٹھا لاے اور اونکے حریف کو بھی قتل کیا حضرت عبیدہ کے مزار سے مشک کی خوشبو آتی تھی ۱۲

۵۲ آیات قرآن شریف و احادیث سے ثابت ہو کہ لشکر اسلام کی مدد کیو اسطے فرشتے بدر مین حاضر ہوئے اونکو کسی نے لڑتے نہین دیکھا لیکن کفار کے سر کٹ کر گرتے تھے اور قاتل نظر نہین آتا تھا ۱۲

لکڑی میں خود ہی تیزی شمشیر آگئی

جب شاہت الوجوہ کا فرمان ہوا ۔ ہر ذرّہ مشت خاک کا مثل سنان ہوا
تاریک کافروں کی نظر میں جہان ہوا ۔ باغ عناد و جہل میں دور خزان ہوا

حالت بگڑ گئی جو [illegible] و یسار کی
مجبور ہو گئے رہ فرار اختیار کی

مقبول کبریا کی دعا با اثر ہوئی ۔ فوج قریش لمحہ میں زیر و زبر ہوئی
اسلام کو خدا کی مدد سے ظفر ہوئی ۔ روزہ میں شب عید کی گویا سحر ہوئی

احسان کیا بیان ہو اس کی قدر کا
گھر بن گیا بہشت میں اصحاب بدر کا [٥١]

شکر کامیاب ہوئی اپنی آرزو ۔ آنکھوں میں ہے رسول کی تصویر ہو بہو
لازم ہے کر کے آب خجالت سے اب وضو ۔ با صد حضور قلب کھڑے ہو کے قبلہ رو

پا کر سہارا آپ کا اپنی دعا کے ساتھ
با صد ادب یہ عرض کروں میں اوٹھا کے ہاتھ

اے ربّ ذو الجلال توانا سے ناتوان ۔ اے ناز مفلسان و نیاز تونگران
اے نور آسمان و زمین سرّ دو جہان ۔ اے راز دار حکمت پوشیدہ و عیان

ذرّہ کی تو چمک ہے تو قطرہ کی آب ہے
جس دل میں تو نہیں ہے وہ خانہ خراب ہے

صورت کبھی تیری حضرت آدم میں جلوہ گر ۔ [٥٢] ۔ باغ خلیل میں تری خلّت کے تھے ثمر

٥١ قد اطلع الله علی اہل بدر فقال اعملوا ما شئتم قد وجبت لکم الجنة ۱۲
٥٢ اشارہ ہے آیت ان الله خلق آدم علی صورته کا ۱۲

تیرے کلام ناز کے موسیٰؑ ہیں بیا بسر | روح حیات ہین دم عیسیٰؑ کے بال و پر

تیرا کرم جو دہر مین جلوہ نما ہوا
انسان کا بہیس لیکے وہی مصطفےٰ ہوا

رحمان تو ہے او نہی سے ہے ترا رحیم | رحمت کو دیکھیے تو دوئی مین ہی ہے قدیم
دوزخ سے کیون ہو امت احمدؐ کو خوف و بیم | اوسکو تو مل گئی ہے کھلی راہ مستقیم

کیا خوف اوسکو آتش سوز و گداز سے
ہو جسکی لو لگی ہوی تجہ کارساز سے

خاک اوس دہن مین جسمین نہو تیری گفتگو | خون ہو وہ دل کہ جسمین نہو تیری آرزو
ویران ہو وہ دشت نہو جسمین تیری ہو | وہ باغ ہو خراب نہین جسمین تیری بو

جنت ترے فراق مین اک سرد آہ ہے
دوزخ ترے وصال مین ترچھی نگاہ ہے

اے رب کارساز یہ ہے میری التجا | آسان ہو تیری راہ کا ہر ایک مرحلا
شکوہ فلک سے ہو نہ مجھے بخت سے گلا | تیرے حضور کی مجھے جاگیر ہو عطا

وحدت دوئی کے رنگ مین یون رو برو رہے
آنکھون مین ہو رسولؐ ترا دل مین تو رہے

تاریخ طبع
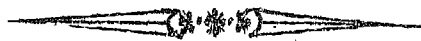
مولفہ جناب مولوی محمد نور الحسن نیر جسمین مختصر حالات زندگی حضرت محسن مرحوم اور جملہ قصائد مثنویان مسدس غزلین۔ رباعیان۔ قطعات تاریخ معماو نغز فٹ نوٹ مین بعض اشعار مشکل کا حل اور موقع موقع پر آیات واحادیث مع ترجمہ ین بقیمت علاوہ محصول (ایک روپیہ عمر) سکریٹری صاحب انجمن اخوان الصفا قصبہ کاکوری ضلع لکھنؤ سے مل سکتا ہے

خورشید بدر

یہ تازہ مسدس حضرات ذیل سے مل سکتا ہے۔

(۱) مولوی عبداللہ خان — قصبہ کاکوری ضلع لکھنؤ

(۲) جناب منشی واحد علی صاحب — امین آباد لکھنؤ

(۳) منشی علی احمد صاحب — ہردوئی

انوار الحسن وکیل

۱۳۷۳۸

نامی پریس کانپور میں محمد رحمت اللہ رعد کے اہتمام سے چھپی

فہرست کتب مؤلفات عالیجناب نواب سید محمد علی حسن خان بہادر

فطرت الاسلام

یہ وہ کتاب ہو جسکی شہرت قبل چھپنے کے اطراف ہندوستان مین پہونچی اور بڑے اشتیاق کے ساتھ اُسکا انتظار کیا جا رہا ہو اس کتاب مین قرآن پاک کی آیات اور احادیث صحیحہ اور مستند دلائل سے بڑی جامعیت کے ساتھ یہ ظاہر کیا گیا ہو کہ مذاہب موجودہ مین مذہب اسلام ہی ایسا مذہب ہو جو بالکل عقل و فطرت کے مطابق ہو اور ہر طرح کی مادّی و روحانی ترقیونکا سرچشمہ ہو اس کتاب کا مطالعہ کرنا ہر ایک مسلمان اور خصوصاً گریجویٹ اور طلباء مدارس انگریزی کو اوقات فرصت مین بہت ہی مفید ثابت ہوگا۔ اسکے بلند پایہ مضامین کی ایک مکمل فہرست علیحدہ موجود ہے جس سے اس مفید کتاب کی نوعیت پر روشنی پڑتی ہو یہ کتاب باعتبار چھپائی کے بھی اعلیٰ درجے کی ہو اسکی نسبت اسی قدر کہنا کافی ہو کہ یہ نامور مطبع نامی پریس کانپور مین باہتمام جناب منشی محمد رحمت اللہ صاحب رعد طبع ہوئی ہے قیمت۔

نسخہ مجلد کاغذ درجہ اعلیٰ .... سے

نسخہ غیر مجلد کاغذ درجہ اعلیٰ .... عہ/ ۱۲ر

نسخہ غیر مجلد کاغذ متوسط .... عمر/

فہرست مضامین فطرت الاسلام

شمس العلماء مولانا مولوی شبلی صاحب نعمانی

ایشیا مین اُمراء کا مشغلہ ہمیشہ چینگ و نے، اور ساغر و مے رہا ہی لیکن چونکہ کوئی کوئی کلیہ استثناء سے خالی نہین ہی اسلئے خال خال ایسے نفوس بھی پائے جاتے ہین جو ظاہری دولتمندی کے ساتھ علم و فضل کی دولت سے بھی بہرہ ور ہین، انھی مستثنیات مین ہمارے معزز اور محترم دوست نواب سید محمد علی حسن خان خلف الرشید نواب امیر الملک صدیق الحسن خان مرحوم ہین۔

آجکل ملک مین ضعیف الاعتقادی کی عام ہوا چل گئی ہی اور منتہی سے مبتدی تک کوئی اسکے اثر سے نہین بچا، ضرورت کے لحاظ سے ارباب نظر نے مختلف کتابین لکھین لیکن اُن کا طرز بیان ایسا تھا کہ مبتدی اور کم استعداد اس سے فائدہ نہین اُٹھا سکے، جناب

موصوف الصدر نے اس ضرورت کو محسوس کیا اور فطرۃ الاسلام
نام ایک کتاب لکھی جو اسوقت ہمارے پیش نظر ہی۔ اس کتاب کی
خصوصیت یہ ہی کہ تمام مُہمات مسائل کو اس انداز سے سوال و جواب کے
پیرایہ مین بیان کیا ہی کہ ایک معمولی سمجھ کا آدمی بخوبی سمجھ لے اور اُسکا دل
مطمئن ہو جائے دلائل اُسی درجہ کے برہانی اور یقینی ہین صرف طرز
بیان کا فرق ہی کہ مشکل سے مشکل مسئلہ آسان ہو جاتا ہے۔

ہمکو امید ہی کہ کتاب مقبول ہوگی اور نواب صاحب موصوف کو
اس قسم کی اور تصنیفات کا حوصلہ دلائے گی۔

دستخط
شبلی نعمانی
۱۲- اپریل سنہ ۱۹۱۰ع

۲۔ المدنیۃ فی الاسلام
یہ کتاب اپنی انوکھی نوعیت اور جدّتِ مضامین کے لحاظ سے پہلی تالیف ہی۔ اِس سے قبل کوئی مستقل کتاب اِس موضوع پر زبان اُردو مین ایسی نہین لکھی گئی جسمین آیاتِ قرآنی اور احادیث سے تمام ساز و سامان دُنیا اور دُنیاوی ترقیونکو تفصیل وار زبردست دلیلون سے ثابت کیا گیا ہو اور تمام عام و خاص مسلمانونکو اسلامی احکام سے سیدھا راستہ شخصی اور قومی ترقی کا اس صفائی سے بتایا گیا ہو۔ عبارت سادہ سلیس اور عام فہم ہو اس کے مضامین کی ایک علیحدہ فہرست بھی چھپی ہو یہ کتاب ہنوز زیر طبع ہے۔

۳۔ شریعت الاسلام
یہ عربی کے ایک نایاب رسالہ درۃ العباسیہ کا اُردو ترجمہ ہی جو مدارس مصر کے نصاب تعلیم مین داخل ہی جس کو محکمۂ نظارۃ المعارف مصر یعنی سررشتہ تعلیمات نے پسند کر کے شائع کرایا مبتدی طلبا کیلئے از حد مفید ہے۔ قیمت ۵/

۴۔ تعلیم و تربیت
یہ نواب صاحب کا ایک اعلیٰ درجہ کا لکچر ہی جو نواب صاحب نے اپنے عہدۂ آنریری ڈائرکٹری سررشتۂ تعلیمات ریاست بھوپال کے زمانے مین ایک خاص تعلیمی جلسہ کے موقع پر دیا۔ قیمت... ۳/

۵۔ البیان نمبر ۲
نواب صاحب کا یہ ایک فصیح و بلیغ لکچر ہی جو ندوۃ العلماء کے چوتھے سالانہ اجلاس مین ارشاد فرمایا تھا۔ قیمت ۲/

دین دار و دنیادار۔ ایک مختصر چھوٹا سا نہایت مفید رسالہ۔ قیمت ۱ر

خرمنِ گل۔ نواب صاحب کا فارسی دیوان۔ قیمت ۳ر

نالۂ دل۔ نواب صاحب کا اردو دیوان۔ قیمت ۴ر

انتظامِ خانہ داری ایک پر مغز اور موثر لکچر جو ایک مہذب زنانی محفل مین عالی مرتبہ خاتونون اور ادب آموز لڑکون اور لڑکیون کے سامنے دیا گیا۔
قیمت ......

اسلام اور اُسکے طریقۂ عبادت۔ یہ ایک نہایت دلکش اور اسلامی عبادات کی خوبیون سے لبریز لکچر ہی جو بہ تقریب روزہ کشائی ایک مہذب زنانی محفل مین دیا گیا۔
قیمت ......

حسب ذیل پتہ سے کتابین طلب کیجاوین:۔

خواجہ سیّد اصغر حسین۔ لال باغ۔ لکھنؤ۔ کوٹھی نمبر ۵